

سلسلہٴ أربعينات

چالیس احادیث مبارکہ

الکشاف

فی فضل

لَيْلَةِ الْقَدْرِ الْإِعْتِكَافُ

﴿شبِ قدر اور اعتکاف کے فضائل﴾

تألیف

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن، لاہور، فون: 8514 3516، 140-140-111 (42-92+)

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، فون: 37237695 (42-92+)

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحق تحریکِ منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : **الْكَشَّافُ فِي فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَالْإِعْتِكَافِ**

﴿شبِ قدر اور اعتکاف کے فضائل﴾

تالیف : **شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری**

معاون ترجمہ و تخریج : **محمد تاج الدین کالامی**

اہتمامِ اشاعت : **فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ Research.com.pk**

مطبع : **منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور**

اشاعتِ اول : **جولائی 2012ء**

تعداد : **1,200**

قیمت : **30/- روپے**



نوٹ : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs و DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk



مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالْثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَمِنْ عَجَمٍ

﴿صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔اے) ۱-۴ / ۸۰ پی آئی وی،
مورّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم
۴ / ۷۳-۹۷۰، مورّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی
چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔۱ / اے ڈی (لابریری)، مورّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛
اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / انتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱ /
۹۲، مورّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف
کردہ کتب تمام تعلیمی اداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

حرفِ آغاز

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا ہر حکم شریعت اور آپ ﷺ کا ہر قول و عمل اسلام ہے اور اس کی مخالفت کفر ہے۔ اسی لیے قرآن مجید میں آپ ﷺ کی نسبت یہ حکم وارد ہوا ہے:

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا.

(الحشر، ۵۹: ۷)

”اور جو کچھ رسول (ﷺ) تمہیں عطا فرمائیں اُسے لے لیا کرو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں (اُس سے) رُک جایا کرو۔“

قرآن حکیم کے بعد ہمارے لیے ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ سرورِ کائنات ﷺ کی احادیث مقدسہ ہیں جس کے مبلغ کے لیے رحمتِ عالم ﷺ نے خصوصی دعا فرمائی ہے: ﴿نُصِّرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا، فَحَفِظَهُ حَتَّى يَبْلُغَهُ غَيْرَهُ﴾ ”اللہ تعالیٰ اُس مردِ مومن کو رونق و تازگی بخشے جس نے میری حدیث سنی، پھر اسے یاد رکھا اور بعینہ اُسے آگے پہنچایا۔“ (جامع ترمذی)

چنانچہ حضور نبی اکرم ﷺ کی اس مبارک دعا کا مصداق بننے اور دنیوی و اخروی برکات سمیٹنے کے لیے ہر دور میں ائمہ کرام نے اپنے اپنے ذوقِ علمی اور اس دور کی ضرورت کے مطابق مختلف موضوعات پر چالیس احادیث کے مجموعے مرتب کیے ہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی دورِ حاضر کے عظیم محدث، مجدد اور سچے عاشقِ رسول ﷺ ہیں۔ آپ پوری اُمتِ مسلمہ کو حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت جیسی سعادت و نعمت سے آشنا کروانا وقت کی اہم ایمانی ضرورت سمجھتے ہیں۔ آپ شب و روز اسی فکر میں لگے رہتے ہیں کہ امت کا ہر فرد حضور نبی اکرم ﷺ کے کمالاتِ معنوی اور جمالِ ظاہری سے ذہناً اور قلباً وابستہ ہو جائے۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ امتیاز عطا فرمایا ہے کہ آپ نے اُمت کے ہر مرض کے اسباب کی نہ صرف درست تشخیص کی بلکہ اس کا مناسب علاج بھی تجویز فرمایا۔ آپ نے دورِ جدید کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے عوام و خواص دونوں کی علمی و فکری رہنمائی اور عقیدہ و عمل کی پختگی کے لیے احادیثِ مبارکہ سے خوب استفادہ کیا اور ۱۰۰ کے قریب چھوٹے بڑے مجموعہ ہائے احادیث مرتب کیے۔

زیرِ نظر اربعینِ شبِ قدر اور اِعتِکاف کے فضائل سے متعلق ہے جس میں ۴۱ احادیثِ مبارکہ مع اُردو ترجمہ و کامل تحقیق و تخریج اور ضروری شرح جمع کی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور تاجدار کائنات ﷺ کے ارشاداتِ عالیہ کو حرزِ جاں بنانے، انہیں عام کرنے اور پوری امت کو عملاً ان سے مستفیض ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

(محمد تاج الدین کالامی)

ریسرچ اسکالر

فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

آلَايَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ
إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّیً ۖ وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنَّ طَهِّرَا بَيْتِيَ
لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ (البقرة، ۲: ۱۲۵)

”اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر (خانہ کعبہ) کو لوگوں کے لیے رجوع
(اور اجتماع) کا مرکز اور جائے امان بنا دیا، اور (حکم دیا کہ) ابراہیم (ؑ) کے
کھڑے ہونے کی جگہ کو مقامِ نماز بنا لو، اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل (ؑ) کو تاکید
فرمائی کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرے والوں اور رکوع و سجود
کرنے والوں کے لیے پاک (صاف) کر دو۔“

۲. وَلَا تَبَاسِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسْجِدِ.

(البقرة، ۲: ۱۸۷)
”اور عورتوں سے اس دوران شب باشی نہ کیا کرو جب تم مسجدوں میں
اعتکاف بیٹھے ہو۔“

۳. وَأَصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ
يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنُكَ عَنْهُمْ.

(الكهف، ۱۸: ۲۸)

”(اے میرے بندے!) تو اپنے آپ کو ان لوگوں کی سنگت میں جمائے
رکھا کر صبح و شام اپنے رب کو یاد کرتے ہیں اس کی رضا کے طلبگار رہتے ہیں (اس
کی دید کے متمنی اور اس کا مکھڑا تکنے کے آرزو مند ہیں) تیری (محبت اور توجہ کی)
نگاہیں ان سے نہ ہٹیں۔“

۴. وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ
فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا فَآتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ وَكَثِيرٌ
مِنْهُمْ فَسَقُونُ

(الحديد، ۵۷: ۲۷)

”اور رہبانیت (یعنی عبادتِ الہی کے لیے ترکِ دنیا اور لذتوں سے کنارہ کشی) کی
بدعت انہوں نے خود ایجاد کر لی تھی، اسے ہم نے اُن پر فرض نہیں کیا تھا، مگر (انہوں
نے رہبانیت کی یہ بدعت) محض اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے (شروع کی تھی)
پھر اس کی عملی نگہداشت کا جو حق تھا وہ اس کی ویسی نگہداشت نہ کر سکے (یعنی اسے
اسی جذبہ اور پابندی سے جاری نہ رکھ سکے)، سو ہم نے اُن لوگوں کو جو ان میں سے
ایمان لائے (اور بدعتِ رہبانیت کو رضائے الہی کے لئے جاری رکھے ہوئے) تھے،
اُن کا اجر و ثواب عطا کر دیا اور ان میں سے اکثر لوگ (جو اس کے تارک ہو گئے اور

بدل گئے) بہت نافرمان ہیں۔“

۵. اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا اَدْرَاكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنْزَلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۝ مِّنْ كُلِّ اَمْرِ ۝ سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ (القدر، ۹۷: ۱-۵)

”بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں اتارا ہے۔ اور آپ کیا سمجھے ہیں (کہ) شبِ قدر کیا ہے؟ شبِ قدر (فضیلت و برکت اور اجر و ثواب میں) ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس (رات) میں فرشتے اور روح الامین (جبرائیل) اپنے رب کے حکم سے (خیر و برکت کے) ہر امر کے ساتھ اترتے ہیں۔ یہ (رات) طلوعِ فجر تک (سراسر) سلامتی ہے۔“

۱. عَنْ عَائِشَةَ ۚ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْآخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضور نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ ۚ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال مبارک ہوا۔ پھر آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی رہیں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

قَوْلُهُ: كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْآخِرَ، يُسْتَفَادُ مِنْهُ إِنَّ أَوَّلَ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتكاف، باب الاعتكاف في العشر الأواخر والاعتكاف في المساجد، ۷۱۳/۲، الرقم: ۱۹۲۲، ومسلم في الصحيح، كتاب الاعتكاف، باب اعتكاف العشر الأواخر من رمضان، ۸۳۱/۲، الرقم: ۱۱۷۲، وأبوداود في السنن، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ۳۳۱/۲، الرقم: ۲۴۶۲، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في الاعتكاف، وقال: حديث حسن صحيح، ۱۵۷/۳، الرقم: ۷۹۰۔

الْوَقْتُ الَّذِي يَدْخُلُ فِيهِ الْمُعْتَكِفُ قُبَيْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ وَعَلَيْهِ
الْأَيْمَةُ الْأَرْبَعَةُ وَطَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ^(۱) لِأَنَّ الْمَعْلُومَ إِنَّهُ كَانَ ﷺ
يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْآخِرَ وَيَحُثُّ الصَّحَابَةَ عَلَيْهِ وَعَدَّهُ الْعَشْرَ عَدَدَ
الْليَالِي، فَيَدْخُلُ فِيهِ اللَّيْلَةُ الْأُولَى وَإِلَّا لَا يَتِمُّ هَذَا الْعَدَدُ أَصْلًا^(۲).

”راوی کے قول“ حضور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں
اعتکاف کیا کرتے تھے“ سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ اول وقت جس میں معتکف
اعتکاف گاہ میں داخل ہوتا ہے وہ سورج غروب ہونے سے تھوڑی دیر قبل ہے اور اسی
بات پر ائمہ اربعہ اور اہل علم کے ایک طبقہ کا اتفاق ہے کیونکہ یہ بات ثابت ہے کہ
حضور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے
تھے اور صحابہ کرام ﷺ کو بھی اس کی ترغیب دیا کرتے تھے اور دس کا شمار راتوں کی
گنتی کے اعتبار سے کیا ہے۔ پس اس میں (عشرہ اخیرہ کی) پہلی رات بھی شامل ہے
ورنہ یہ عدد بالکل پورا ہی نہیں ہوتا۔“

۲. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْتَكِفُ
الْعَشْرَ الْآخِرَ مِنْ رَمَضَانَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

(۱) العسقلاني، فتح الباري، ۴/ ۱۷۷۔

(۲) أبو الحسن السندي، حاشية على سنن النسائي، ۲/ ۴۴۔

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتكاف، باب الاعتكاف

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِزْرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ، وَأَيَّقُظْ أَهْلَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: جب (آخری) عشرہ شروع ہوتا تو حضور نبی اکرم ﷺ کمر بستہ ہو جاتے، اس میں شب بیداری کرتے اور گھر والوں کو بھی جگایا کرتے۔“

اس حدیث کو امام بخاری، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

في العشر الأواخر والاعتكاف في المساجد كلها، ۷۱۳/۲، الرقم:

۱۹۲۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۳۳/۲، الرقم: ۶۱۲۷۔

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب العمل

في العشر الأواخر من رمضان، ۷۱۱/۲، الرقم: ۱۹۲۰، وأبوداود

في السنن، كتاب تفريع أبواب شعر رمضان، باب في ليلة القدر،

۵۰/۲، الرقم: ۱۳۷۶، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب

في فضل العشر الأواخر من شهر رمضان، ۵۶۲/۱، الرقم:

۱۷۶۸۔

۴. عَنْ عَائِشَةَ ۞ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ۞ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ، أَحْيَا اللَّيْلَ وَأَيَّقُظُ أَهْلَهُ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ۞ فرماتی ہیں: ماہ رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو حضور نبی اکرم ۞ رات بھر بیدار رہتے تھے، اپنے اہل خانہ کو بھی جگاتے تھے، عبادت کے لیے کمر بستہ ہو جاتے تھے اور خوب محنت کرتے۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۵. عَنْ عَائِشَةَ ۞: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ۞ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ

۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الاجتهاد، باب الاجتهاد في عشر
الآواخر من شهر رمضان، ۸۳۲/۲، الرقم: ۱۱۷۴، وأحمد بن
حنبل في المسند، ۴۰/۶، الرقم: ۲۴۱۷۷، والنسائي في السنن
الكبرى، ۴۲۱/۱، الرقم: ۱۳۳۴، ۲۷۰/۲، الرقم: ۳۳۹۱،
وابن حبان في الصحيح، ۲۲۳/۲، الرقم: ۳۴۳۷، وابن خزيمة
في الصحيح، ۳۴۱/۳، الرقم: ۲۲۱۴، وإسحاق بن راهويه في
المسند، ۸۰۵/۳، الرقم: ۱۴۴۰، والبيهقي في شعب الایمان،
۳۱۹/۳، الرقم: ۳۶۵۶۔

۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الاعتكاف، باب الاجتهاد في
العشر الآواخر من شهر رمضان، ۸۳۲/۲، الرقم: ۱۱۷۵،

الْأَوَاخِرِ، مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

”اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں جس قدر (عبادت میں) کوشش فرماتے اتنی دوسرے دنوں میں نہ فرماتے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۶. عَنْ عَلِيٍّ ؓ، كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوقِظُ أَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ الْوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ.

وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۵۵/۶، الرقم: ۲۶۲۳۱،
والترمذي في السنن، باب ما جاء في ليلة القدر، ۱۶۱/۳، الرقم:
۷۹۶، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب في فضل
العشر الأواخر من شهر رمضان، ۵۶۲/۱، الرقم: ۱۷۶۷،
والنسائي في السنن الكبرى، ۲۷۰/۲، الرقم: ۳۳۹۰۔

۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۳۲/۱، الرقم: ۱۱۰۴،
والترمذي في السنن، كتاب الصوم باب ما جاء في ليلة القدر،
۱۶۱/۳، الرقم: ۷۹۵، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲۵۳/۷،
الرقم: ۷۴۲۵، وعبد الرزاق في المصنف، ۲۵۳/۴، الرقم:

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَطَبْرَانِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت علیؓ سے روایت ہے: حضور نبی اکرم ﷺ رمضان کے آخری دس
دنوں میں اپنے گھر والوں کو (عبادت کے لیے) جگایا کرتے تھے۔“

اس حدیث کو امام احمد، ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی
فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ

۷۷۰۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲/۲۵۱، الرقم: ۸۶۷۴،
وأبو يعلى في المسند، ۱/۲۴۳، الرقم: ۲۸۲، والمقدسي في
الأحاديث المختارة، ۲/۴۰۱، الرقم: ۷۸۹، وابن أبي شيبة في
المصنف، ۲/۲۵۱، الرقم: ۸۶۷۴، والبزار في المسند، ۲/۳۰۰،
الرقم: ۷۲۴، والطيالسي في المسند، ۱/۱۸، الرقم: ۱۱۸، وعبد
بن حميد في المسند، ۱/۶۰، الرقم: ۹۳۔

۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الاعتكاف، باب اعتكاف
العشر الأواخر من رمضان، ۲/۸۳۰، الرقم: ۱۱۷۱، وأبوداود
في السنن، كتاب الصوم، باب أين يكون الاعتكاف، ۲/۳۳۲،
الرقم: ۲۴۶۵، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب في
المعتكف يلزم مكانا من المسجد، ۱/۵۶۴، الرقم: ۱۷۷۳۔

الْعَشْرَ الْآخِرَ مِنْ رَمَضَانَ. قَالَ نَافِعٌ: وَقَدْ أَرَانِي عَبْدُ اللَّهِ ﷺ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَسْجِدِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے مسجد میں وہ جگہ دکھائی جہاں رسول اللہ ﷺ اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهَ.

۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتكاف، باب الاعتكاف في العشر الأوسط من رمضان، ۷۱۹/۲، الرقم: ۱۹۳۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۵۵/۲، الرقم: ۸۶۴۷، وأبو داود في السنن كتاب الصوم، باب أين يكون الاعتكاف، ۳۳۲/۲، الرقم: ۲۴۶۶، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في الاعتكاف، ۵۶۲/۱، الرقم: ۱۷۶۹۔

”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر سال رمضان المبارک میں دس دن اعتکاف فرماتے تھے۔ لیکن جس سال آپ ﷺ کا وصال مبارک ہوا اس سال آپ ﷺ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔“

اس حدیث کو امام بخاری، احمد، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: قَوْلُهُ: فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ
اعْتَكَفَ عِشْرِينَ، قِيلَ: السَّبَبُ فِي ذَلِكَ، أَنَّهُ عَلِمَ بِانْقِضَاءِ أَجَلِهِ،
فَأَرَادَ أَنْ يَسْتَكْثِرَ مِنْ أَعْمَالِ الْخَيْرِ لِيُبَيِّنَ لِقَاتِهِ الْإِجْتِهَادَ فِي الْعَمَلِ،
إِذَا بَلَغُوا أَقْصَى الْعَمَلِ لِيَلْقُوا اللَّهَ عَلَى خَيْرِ أَحْوَالِهِمْ^(۱).

”حافظ ابن حجر عسقلانی (اپنی شرح میں) نقل کرتے ہیں کہ راوی کا یہ کہنا کہ جب وہ سال آیا جس میں آپ ﷺ کا وصال مبارک ہوا تو آپ ﷺ نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔ کہا گیا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ اپنی حیات مبارکہ پوری ہونے سے باخبر ہو گئے تھے، پس آپ ﷺ نے زیادہ سے زیادہ نیک اعمال ادا کرنے کا ارادہ فرمایا تاکہ امت کے لئے نیک اعمال میں محنت کو واضح فرما سکیں تاکہ وہ نہایت اعلیٰ اعمال تک پہنچیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے بہترین احوال کے ساتھ ملاقات کریں۔“

(۱) العسقلاني في فتح الباري، ۲۸۵/۴

۹. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ يَعْزُضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقُرْآنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً، فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ، وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا، فَاعْتَكَفَ عَشْرَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہر سال ایک مرتبہ قرآن مجید کا دور کرتے تھے، جس سال آپ ﷺ کا وصال مبارک ہوا تو اس سال دو مرتبہ دور کیا۔ اور ہر سال آپ ﷺ دس روز کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے، لیکن جس سال آپ ﷺ کا وصال مبارک ہوا تو اس سال آپ ﷺ نے بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔

اس حدیث کو امام بخاری، احمد، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۹: أخرجه البخاري في الصحيح ، كتاب فضائل القرآن، باب كان جبريل يعرض القرآن على النبي ﷺ، ٤/١٩١١، الرقم: ٤٧١٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٣٦، الرقم: ٤٨١٦ وأبو داود في السنن، كتاب الصوم باب أين يكون الاعتكاف، ٢/٣٣٢، الرقم: ٢٤٦٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في الاعتكاف، ١/٥٦٢، الرقم: ١٧٦٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٧، الرقم: ٧٩٩٢۔

۱۰. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ: هُوَ يَعْكَفُ الذُّنُوبَ، وَيُجْرِي لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٍ وَالدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اعتکاف کرنے والے کے بارے میں فرمایا: وہ اپنے آپ کو گناہ سے روک دیتا ہے اور معتکف کے لئے اس شخص کی طرح نیکیاں لکھی جاتی ہیں جس نے تمام (عمر) نیکیاں ہی کی ہوں۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۱. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَا إِعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالتَّطَبَّرَانِيُّ عَنْ حُذَيْفَةَ مِثْلَهُ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اعتکاف صرف اس مسجد میں جائز ہے جہاں نماز باجماعت ہوتی ہو۔“

۱۰: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب في ثواب الاعتكاف،

۵۶۷/۱، الرقم: ۱۷۸۱، والديلمي في مسند الفردوس، ۲۰۷/۴،

الرقم: ۶۶۳۲، والكناني في مصباح الزجاجة، ۸۵/۲، الرقم: ۶۴۳۔

۱۱: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۳۳۷/۲، الرقم: ۹۶۷۳، ۹۶۷۶،

وعبد الرزاق في المصنف، ۳۴۶/۴، الرقم: ۸۰۰۹، ۸۰۱۰،

والطبراني في المعجم الكبير، ۳۰۱/۹، الرقم: ۹۵۰۹۔

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور عبدالرزاق نے روایت کیا ہے، جبکہ طبرانی نے اسی طرح کی حدیث حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قَوْلُهُ: وَلَا إِعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ أَيْ يَجْمَعُ النَّاسُ لِلْجَمَاعَةِ، قَالَ الشُّمْنِيُّ: شَرَطُ الْإِعْتِكَافِ مَسْجِدُ الْجَمَاعَةِ وَهُوَ الَّذِي لَهُ مُؤَذِّنٌ وَإِمَامٌ وَيُصَلِّي فِيهِ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ أَوْ بَعْضُهَا بِجَمَاعَةٍ. وَعَنْ أَبِي حَنِيفَةَ: لَا يَصِحُّ الْإِعْتِكَافُ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ يُصَلِّي فِيهِ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ بِجَمَاعَةٍ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ. قَالَ ابْنُ الْهَمَامِ: وَصَحَّحَهُ بَعْضُ الْمَشَائِخِ، وَقَالَ قَاضِي خَانَ: وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَصَحُّ الْإِعْتِكَافُ عِنْدَهُ إِلَّا فِي الْجَامِعِ، وَهُوَ ظَاهِرُ الْحَدِيثِ. وَعَنْ أَبِي يُونُسَ وَمُحَمَّدٍ يَصِحُّ الْإِعْتِكَافُ فِي كُلِّ مَسْجِدٍ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. (۱)

”راوی کا قول ہے کہ اعتکاف جماعت والی مسجد میں ہی درست ہے یعنی ایسی مسجد جہاں لوگ باجماعت نماز کی ادائیگی کے لئے اکٹھے ہوتے ہوں۔ شمنی نے کہا: جماعت والی مسجد اعتکاف کے لئے شرط ہے اور اس سے مراد ایسی مسجد ہے

(۱) المُلَاعِلِي الْقَارِي، مِرْقَاةُ الْمَفَاتِيحِ، ۴/ ۵۳۰۔

جہاں مؤذن اور امام مقرر ہو اور اس میں پانچ وقت کی نمازیں یا کچھ نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھی جاتی ہوں۔ اور امام ابوحنیفہؒ سے مروی ہے: اعتکاف صرف ایسی جامع مسجد میں درست ہے جہاں پانچوں وقت کی نمازیں جماعت کے ساتھ ادا کی جاتی ہوں اور یہی امام احمد کا قول ہے۔ علامہ ابن ہمام نے کہا: اس کو بعض مشائخ نے صحیح قرار دیا ہے۔ قاضی خان نے کہا: اور ایک روایت میں ہے کہ اعتکاف جامع مسجد میں ہی درست ہے اور یہی حدیث کا ظاہری معنی ہے۔ اور امام ابو یوسف اور امام محمد سے مروی ہے کہ اعتکاف کسی بھی مسجد میں جائز ہے اور یہی امام مالک اور امام شافعی کا بھی قول ہے۔“

۱۲. عَنْ حُذَيْفَةَ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: كُلُّ مَسْجِدٍ لَهُ مُؤَذِّنٌ وَإِمَامٌ، فَلَا يَعْتِكَافُ فِيهِ يَصْلُحُ. رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِي.

”حضرت حذیفہ ؓ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مسجد جس کا مؤذن اور امام ہو اس میں اعتکاف کرنا ٹھیک ہے۔“ اس حدیث کو امام دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

۱۳. عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ؓ عَنْ أَبِيهِ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۲: أخرجه الدار قطني في السنن، كتاب الصيام، باب الاعتكاف، ۲/۲۰۰، الرقم: ۵۔

۱۳: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳/۱۲۸، الرقم: ۲۸۸۸،

ﷺ: اِعْتَكَا فُ عَشْرٍ فِي رَمَضَانَ كَانَ كَحَجَّتَيْنِ وَعُمَرَتَيْنِ.
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”(امام زین العابدین) حضرت علی بن حسین ﷺ اپنے والد گرامی (حضرت امام حسین ﷺ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان المبارک میں دس دن اعتکاف کرنا دو حج اور دو عمرہ کے ثواب کے برابر ہے۔“
اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۴. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ مَشَى فِي حَاجَةٍ أَخِيهِ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنْ اِعْتِكَافِ عَشْرِ سِنِينَ. وَمَنْ اِعْتَكَفَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ ﷻ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ ثَلَاثَةَ خَنَادِقَ، كُلُّ خَنَدَقٍ أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقِينَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

والبيهقي في شعب الإيمان، ۴۲۵/۳، الرقم: ۳۹۶۶-۳۹۶۷،
والمنذري في الترغيب والترهيب، ۹۶:۲، الرقم: ۱۶۴۹،
والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۷۳/۳۔

۱۴: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۲۲۰/۷، ۲۲۱، الرقم:
۷۳۲۶، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲۶۳/۳، الرقم:
۳۹۷۱، وقال: رواه الحاكم وقال: صحيح الإسناد، والهيثمي
في مجمع الزوائد، ۱۹۲/۸۔

”حضرت (عبداللہ) بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے تو یہ عمل اس کے لئے دس سال اعتکاف کرنے سے بہتر ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک دن اعتکاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقوں کا فاصلہ کر دیتا ہے، ہر خندق مشرق سے مغرب کے درمیانی فاصلہ سے بھی زیادہ لمبی ہوتی ہے۔“
اس حدیث کو امام طبرانی نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۵. عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَمُرُّ بِالْمَرِيضِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ وَلَا يُعْرِجُ يَسْأَلُ عَنْهُ.

وَقَالَ ابْنُ عِيسَى: قَالَتْ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُ الْمَرِيضَ، وَهُوَ مُعْتَكِفٌ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي هَاشِمٍ.

”اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کسی مریض کے پاس سے اعتکاف کی حالت میں گزرتے تو بغیر ٹھہرے حسب معمول گزرتے ہوئے اس کا حال پوچھ لیتے۔ ابن عیسیٰ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ

۱۵: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب المعتكف يعود

المريض، ۳۳۴/۲، الرقم: ۲۴۷۲، والبيهقي في السنن الكبرى،

۳۲۱/۴، الرقم: ۸۳۷۸۔

ﷺ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ اعتکاف کی حالت میں مریض کی مزاج پرسی فرما لیا کرتے تھے۔“ اس حدیث کو امام ابوداؤد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

قَوْلُهُ: فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ الْخ. وَالْمَذْهَبُ عِنْدَ الْحَنْفِيَّةِ: أَنَّ الْمُعْتَكِفَ لَا يَخْرُجُ لِعِيَادَةِ مَرِيضٍ، وَلَا لِصَلَاةِ جَنَازَةٍ لِأَنَّهُ لَا ضَرُورَةَ إِلَى الْخُرُوجِ، لِأَنَّ عِيَادَةَ الْمَرِيضِ لَيْسَتْ مِنَ الْفَرَائِضِ بَلْ مِنَ الْفَضَائِلِ، وَصَلَاةُ الْجَنَازَةِ لَيْسَتْ بِفَرَضٍ عَيْنٍ، بَلْ فَرَضٌ كِفَايَةٌ تَسْقُطُ عَنْهُ بِقِيَامِ الْبَاقِينَ بِهَا، فَلَا يَجُوزُ إِبْطَالُ الْإِعْتِكَافِ لِأَجْلِهَا. إِذَا كَانَ خَرَجَ الْمُعْتَكِفُ لَوَجْهِ مُبَاحٍ كَحَاجَةِ الْإِنْسَانِ أَوْ لِلْجُمُعَةِ ثُمَّ عَادَ مَرِيضًا أَوْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ مِنْ غَيْرِ أَنْ كَانَ خُرُوجُهُ لِذَلِكَ قَصْدًا، وَذَلِكَ جَائِزٌ. (۱)

وَعِنْدَ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ إِذَا خَرَجَ لِقَضَاءِ الْحَاجَةِ وَاتَّفَقَ لَهُ عِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَالصَّلَاةُ عَلَى الْمَيِّتِ، فَلَمْ يَنْحَرْفْ عَنِ الطَّرِيقِ وَلَمْ يَقِفْ أَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الصَّلَاةِ لَمْ يَبْطُلِ الْإِعْتِكَافُ، وَإِلَّا بَطُلَ. ذِكْرُهُ الطَّبِيِّ. (۲)

(۱) الكاساني، بدائع الصنائع، ۲/ ۱۱۴

(۲) الملا علي القاري، مرقاة المفاتيح، ۴/ ۵۲۹

”راوی کا یہ قول ”پس آپ ﷺ حسب معمول گزرتے۔۔۔۔۔“ اس بارے میں امام ابوحنیفہؒ کا مذہب یہ ہے کہ معتکف مریض کی عیادت کے لیے نہیں نکلے گا نہ نماز جنازہ کے لئے کیونکہ ان کاموں کے لئے جانے کی شرعی ضرورت نہیں، مریض کی عیادت فرائض میں سے نہیں بلکہ فضائل میں سے ہے، اور نماز جنازہ فرض عین نہیں بلکہ فرض کفایہ ہے کہ دوسروں کی ادائیگی سے ساقط ہو جاتی ہے، پس اس کے لئے اعتکاف توڑنا جائز نہیں۔ جب معتکف کسی جائز سبب سے نکلے جیسے قضائے حاجت یا جمعہ کے لئے پھر اسی دوران مریض کی عیادت کی یا جنازہ پڑھایا بغیر اس کے کہ اس کا جانا فقط اس کے لئے ہو یہ جائز ہے۔“

”ائمہ اربعہ کے نزدیک جب کوئی شخص قضائے حاجت کے لئے نکلا اور اتفاقاً مریض کی عیادت کی اور جنازہ پڑھا لیکن راستے سے نہ ہٹا اور نہ نماز پڑھنے کی مقدار ٹھہرا تو اعتکاف باطل نہ ہوا ورنہ باطل ہوگا۔

اسے امام طہی نے روایت کیا ہے۔“

وَفِي الْعَالَمِغِيرِيَّةِ: وَلَا يَخْرُجُ لِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، كَذَا فِي
الْبَحْرِ الرَّائِقِ: وَلَوْ خَرَجَ لَجَنَازَةٍ يَفْسُدُ إِعْتِكَافُهُ وَكَذَا لِصَلَاتِهَا.
هَذَا كُلُّهُ فِي الْإِعْتِكَافِ الْوَاجِبِ. أَمَّا فِي النَّفْلِ: فَلَا بَأْسَ بِأَنْ
يَخْرُجَ بَعْدُ وَغَيْرِهِ فِي ظَاهِرِ الرَّوَايَةِ، وَفِي التُّحْفَةِ: لَا بَأْسَ فِيهِ بِأَنْ
يَعُودَ الْمَرِيضُ وَيَشْهَدَ الْجَنَازَةَ، كَذَا فِي شَرْحِ النَّقَايَةِ لِلشَّيْخِ أَبِي

الْمَكَارِمُ (۱)

”اور فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے: معتکف مریض کی عیادت کے لئے نہ نکلے۔ اسی طرح بحر الرائق میں بھی ہے: اور اگر کسی کے جنازہ کے لئے نکلا تو اس کا اعتکاف باطل ہو گیا اور اسی طرح نماز جنازہ کے لئے نکلا (تو بھی اعتکاف باطل ہو جائے گا)۔ یہ سب احکام واجب اعتکاف کے لئے ہیں، جہاں تک نقلی اعتکاف کا تعلق ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ کسی عذر کی وجہ سے یا بغیر عذر کے باہر نکلے، یہ ظاہر الروایہ میں ہے۔ اور تحفہ میں ہے کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ معتکف مریض کی عیادت کرے اور جنازہ میں شرکت کے لئے چلا جائے۔ اسی طرح شیخ ابوالمکارم کی شرح النقایہ میں ہے۔“

۱۶. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ، طَرَحَ لَهُ فِرَاشَهُ أَوْ يُوَضِّعُ لَهُ سَرِيرَهُ وَرَاءَ أُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ.

(۱) الفتاویٰ الہندیۃ، ۱/۲۱۲، ۲۱۳

۱۶: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب المعتكف يلزم مكانا من المسجد، ۱/۵۶۴، الرقم: ۱۷۷۴، وابن خزيمة في الصحيح، ۳/۳۵۰، الرقم: ۲۲۳۶، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۲/۳۸۵، الرقم: ۱۳۴۲۴، والكناني في مصباح الزجاجة، ۲/۸۴، الرقم: ۶۴۱، وقال: هذا إسناد صحيح۔

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

”حضرت (عبد اللہ) بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب

اعتکاف فرماتے تو آپ ﷺ کے لئے ستونِ توبہ کے پیچھے تخت یا بستر بچھا دیا جاتا۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

فَضْلُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

﴿ فضیلتِ شبِ قدر ﴾

۱۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ
إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا

۱۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب من صام

صوم رمضان إيمانًا واحتسابًا، ۲/۶۷۲، الرقم: ۱۸۰۲، ومسلم

في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الترغيب

في قيام رمضان وهو التراويح، ۱/۵۲۳، الرقم: ۷۶۰، وأبو داود

في السنن، أبواب شهر رمضان، باب في قيام شهر رمضان،

۲/۴۹، الرقم: ۱۳۷۲، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب

ثواب من قام في رمضان وصامه إيمانًا واحتسابًا، ۴/۱۵۷،

الرقم: ۲۲۰۳، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما

جاء في فضل شهر رمضان، ۱/۵۲۶، الرقم: ۱۶۴۱۔

وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے شبِ قدر میں حالتِ ایمان کے ساتھ ثواب کی غرض سے قیام کیا اُس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں، اور جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے رمضان کے روزے رکھے اُس کے بھی سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَاكُمْ رَمَضَانُ، شَهْرٌ مُبَارَكٌ، فَرَضَ اللَّهُ ﻋَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تَفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ، وَتُغْلَى فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ، لِلَّهِ

۱۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۳۰، ۳۸۵، ۴۲۴،
الرقم: ۷۱۴۸، ۸۹۷۹، ۹۴۹۳، والنسائي في السنن، كتاب
الصيام، باب فضل شهر رمضان، ۴/۱۲۹، الرقم: ۲۱۰۶، وابن
أبي شيبة في المصنف، ۲/۲۷۰، الرقم: ۸۸۶۷، وعبد الرزاق
في المصنف، ۴/۱۷۵، الرقم: ۷۳۸۳، وعبد بن حميد في
المسند، ۱/۴۱۸، الرقم: ۱۴۲۹، والديلمي في مسند الفردوس،
۲/۱۱۳، الرقم: ۲۵۹۴، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/۳۰۱،
الرقم: ۴۶۰۰۔

فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت ابوہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تمہارے پاس رمضان المبارک کا مہینہ آیا، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض کئے ہیں، اس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں۔ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی رات ہے جو ہزار راتوں سے افضل اور بہتر ہے، جو اس کے ثواب سے محروم کر دیا گیا گویا وہ ہر خیر سے محروم کر دیا گیا۔“

اس حدیث کو امام احمد اور نسائی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۹. عَنْ عَائِشَةَ ؓ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ. وَفِيهِ قَالَتْ: فَكَانَ يُرَغِّبُهُمْ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ، وَيَقُولُ:

۱۹: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصيام، باب من قام رمضان

وصامه إيماناً واحتساباً، ۴/ ۱۵۵، الرقم: ۲۱۹۳، وابن حبان

في الصحيح، ۶/ ۲۸۴، الرقم: ۲۵۴۳، وإسحاق بن راهويه في

المسند، ۲/ ۳۰۴، الرقم: ۸۳۷۔

مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. قَالَ:
فَتَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

”حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھنے کے لیے باہر نکلے، اس کے بعد آپ ﷺ نے مسجد میں نماز پڑھائی اور حدیث شریف بیان فرمائی حتیٰ کہ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے فرمایا: آپ ﷺ رمضان المبارک کی راتوں کو (تراویح کے لیے) قیام کرنے کی ترغیب دیتے مگر تاکید سے حکم ارشاد نہ فرماتے تھے اور آپ ارشاد فرماتے: جو شخص شبِ قدر میں ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے کھڑا ہو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔ بعد ازاں حضور نبی اکرم ﷺ نے وصال فرمایا اور آپ کا حکم جوں کا توں برقرار رہا۔“ اس حدیث کو امام نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۲۰. عَنْ مَالِكٍ ؓ، أَنَّهُ سَمِعَ مَنْ يَثْقُ بِهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُ:
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرَى أَعْمَارَ النَّاسِ قَبْلَهُ. أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ.

۲۰: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب الاعتكاف، باب ما جاء في ليلة

القدر، ۳۲۱/۱، الرقم: ۶۹۸، والبيهقي في شعب الإيمان،

۳۲۳/۳، الرقم: ۳۶۶۷، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب،

۶۵/۲، الرقم: ۱۵۰۸۔

فَكَأَنَّهُ تَقَاصِرَ أَعْمَارِ أُمَّتِهِ أَنْ يَبْلُغُوا مِنَ الْعَمَلِ، مِثْلَ الَّذِي بَلَغَ
غَيْرُهُمْ فِي طُولِ الْعُمُرِ، فَأَعْطَاهُ اللَّهُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ.
رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”امام مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ثقہ (یعنی قابل اعتماد) اہل علم کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ کو سابقہ امتوں کی عمریں دکھائی گئیں یا اس بارے میں جو اللہ تعالیٰ نے چاہا دکھایا۔ تو گویا آپ ﷺ نے (سابقہ امتوں کے مقابلے میں) اپنی امت کی کم عمروں کا خیال کرتے ہوئے سوچا کہ کیا میری امت اس قدر نیک اعمال کر سکے گی جس قدر دوسری امتوں کے لوگوں نے طوالتِ عمر کے باعث کئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو شبِ قدر عطا فرمادی جو ہزار مہینوں سے بھی افضل ہے۔“ اس حدیث کو امام مالک اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲۱. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: دَخَلَ رَمَضَانُ، فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: إِنَّ هَذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ، وَفِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ،

۲۱: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في فضل
شهر رمضان، ۵۲۶/۱، الرقم: ۱۶۴۴، والطبراني في الأوسط،
۱۱۹/۲، الرقم: ۱۴۴۴، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب،
۶۰/۲، الرقم: ۱۴۹۱، والكناني في مصباح الزجاجة، ۶۱/۲، الرقم:

مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ، وَلَا يُحْرَمُ خَيْرُهَا إِلَّا مَحْرُومٌ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٗ بِإِسْنَادٍ حَسَنِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس یہ (مبارک) مہینہ آیا ہے، اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے، جو اس سے محروم کر دیا گیا تو وہ تمام بھلائیوں سے محروم کر دیا گیا، اور اس کی بھلائی سے کسی کو محروم نہیں کیا جاتا مگر صرف وہ شخص جو اصلاً محروم ہے۔“

اسے امام ابن ماجہ نے اسناد حسن کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۲۲. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ ﻻ يَهْبِ لَأُمَّتِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَلَمْ يُعْطِهَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ

۲۲: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۱/۱۷۳، الرقم: ۶۴۷،

وذكره السيوطي في تنوير الحوالك، ۱/۲۳۷، والزرقاني في

الشرح على موطأ الإمام مالك، ۲/۲۹۳، والمنาวى في فيض

القدیر، ۲/۲۶۹۔

تعالیٰ نے لیلۃ القدر میری امت ہی کو عطا کی ہے، اس سے پہلے کسی امت کو یہ عطا نہیں فرمائی۔“ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۲۳. عَنْ عَائِشَةَ ۞ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوَتْرِ، مِنَ الْعَشْرِ الْآخِرِ، مِنْ رَمَضَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ۞ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۴. عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ ۞ قَالَ: رَأَى رَجُلٌ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةٌ

۲۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب تحري ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر، ۷۱۰/۲، الرقم: ۱۹۱۳، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها وبيان محلها وأرجى أوقات طلبها، ۸۲۸/۲، الرقم: ۱۱۶۹، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في ليلة القدر، ۱۵۸/۳، الرقم: ۷۹۲۔

۲۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها وبيان محلها وأرجى أوقات طلبها، ۸۲۳/۲، الرقم: ۱۱۶۵، وأبو يعلى في المسند، ۲۹۳/۹، الرقم: ۵۴۱۹، والبيهقي في السنن، ۳۰۸/۴، الرقم: ۸۳۱۳۔

سَبْعَ وَعِشْرِينَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَرَأَيْتُمْ رُؤْيَاكُمْ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ. فَاطْلُبُوهَا فِي الْوَتْرِ مِنْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ.

”حضرت سالم اپنے والد گرامی (حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ) سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رمضان کی ستائیسویں شب میں لیلة القدر کو خواب میں دیکھا، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا خواب آخری دس دنوں کے بارے میں ہے۔ پس تم لیلة القدر آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ابویعلیٰ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲۵. عَنْ ابْنِ عُمَرَ ؓ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أُرُوا لَيْلَةَ

۲۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب قول النبي ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْهَلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطَرُوا، ۷۰۹/۲، الرقم: ۱۹۱۱، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها وبيان محلها وأرجى أوقات طلبها، ۸۲۲/۲، الرقم: ۱۱۶۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۷/۲، الرقم: ۴۶۷۱، ومالك في الموطأ، كتاب الاعتكاف، باب ما جاء في ليلة القدر، ۳۲۱/۱، الرقم: ۶۹۷، والنسائي في السنن الكبرى، كتاب الاعتكاف، باب التماس ليلة القدر في التسع والسبع والخمس، ۲۷۲/۲، الرقم: ۳۳۹۹۔

الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْآوَاخِرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَّاتُ فِي السَّبْعِ الْآوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيًا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْآوَاخِرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے بعض صحابہ کو (رمضان کی) آخری سات راتوں میں خواب میں شبِ قدر دکھائی گئی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخری سات راتوں پر متفق ہو گئے ہیں، لہذا جو تم میں سے اسے تلاش کرنا چاہے تو وہ آخری سات راتوں میں اسے تلاش کرے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۶. عَنْ ابْنِ عُمَرَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْآوَاخِرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ.

۲۶: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها وبيان محلها وأرجى أوقات طلبها، ۸۲۳/۲، الرقم: ۱۱۶۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۱۳/۲، الرقم: ۵۹۳۲، وأبوداود في السنن كتاب الصلاة، باب من روى في السبع الأواخر، ۵۳/۲، الرقم: ۱۳۸۵، ومالك في المؤطا كتاب الاعتكاف، باب ما جاء في ليلة القدر، ۳۲۰/۱، الرقم: ۶۹۴۔

”حضرت (عبداللہ) بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
شبِ قدر کو رمضان المبارک کی آخری سات راتوں میں تلاش کیا کرو۔“
اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

قَوْلُهُ ﷺ: فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْآوَاخِرِ. قَالَ الثَّوْرِبَشْتِيُّ:
السَّبْعُ الْآوَاخِرُ يَحْتَمِلُ أَنْ يُرَادَ بِهَا السَّبْعُ الَّتِي تَلِي آخِرَ الشَّهْرِ،
وَأَنْ يُرَادَ بِهَا السَّبْعُ بَعْدَ الْعِشْرَيْنِ، وَحَمَلُهُ عَلَى هَذَا أَمْثَلُ لِتَنَاوُلِهِ
إِحْدَى وَعِشْرَيْنِ وَثَلَاثًا وَعِشْرَيْنِ. قُلْتُ: وَلِتَحَقِّقِ هَذَا السَّبْعَ يَقِينًا
وَابْتِدَاءً فَخِلَافُ ذَاكَ، وَإِنْ كَانَ بِحَسَبِ الظَّاهِرِ هُوَ الْمُتَبَادِرُ،
وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالسَّرَائِرِ. وَقَوْلُهُ ﷺ: فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْآوَاخِرِ. لَا
يُنَافِي قَوْلَهُ: فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعِشْرِ الْآوَاخِرِ. لِأَنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ لَمْ يُحَدِّثْ بِمِيقَاتِهَا مَجْزُومًا، فَذَهَبَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ
الصَّحَابَةِ بِمَا سَمِعَهُ وَرَأَاهُ هُوَ. وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: وَالَّذِي عِنْدِي وَاللَّهُ
أَعْلَمُ. أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يُجِيبُ عَلَى نَحْوِ مَا سُئِلَ عَنْهُ، يُقَالُ لَهُ نَلْتَمِسُهَا
فِي لَيْلَةِ كَذَا. فَيَقُولُ: اِلْتَمِسُوهَا فِي لَيْلَةِ كَذَا فَعَلَى هَذَا تَنَوُّعُ كُلِّ

فَرِيقٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ. وَتَبِعَهُ ابْنُ حَجَرٍ وَذَكَرَ مِثْلَ مَا ذَكَرَ، لَكِنْ فِيهِ أَنَّهُ مَا يَحْفَظُ حَدِيثًا وَرَدَ بِهَذَا اللَّفْظِ، فَكَيْفَ يُحْمَلُ عَلَيْهِ جَمِيعُ أَلْفَاظِ النُّبُوءَةِ. ثُمَّ قَالَ التَّوْرِبَشْتِيُّ: وَالذَّاهِبُونَ إِلَى سَبْعٍ وَعِشْرِينَ هُمْ الْأَكْثَرُونَ وَيَحْتَمِلُ أَنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ عَلِمَ بِالتَّوْقِيعِ، وَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فِي الْكَشْفِ عَنْهُ لِمَا كَانَ فِي حُكْمِ اللَّهِ الْمُبَالَغَةُ فِي تَعْمِيتِهَا عَلَى الْعُمُومِ، لِئَلَّا يَتَكَلَّمُوا وَلِيَزْدَادُوا جِدًّا وَاجْتِهَادًا فِي طَلَبِهَا، وَلِهَذَا السِّرُّ أَرَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ أَنْسَى. (۱)

”حضور نبی اکرم ﷺ کے فرمان ”ليلة القدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔“ کے بارے میں امام توربشتی بیان کرتے ہیں کہ ”آخری سات راتوں“ میں اس بات کا احتمال ہے کہ اس سے مراد وہ سات راتیں ہوں جو مہینہ کے آخری حصہ کے ساتھ ملی ہوں۔ اور یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ یہ بیس کے بعد کی سات راتیں ہوں، اور اس کو اس معنی پر محمول کرنا زیادہ افضل ہے کیونکہ اس میں اکیسویں اور تیسویں رات بھی شامل ہو جاتی ہے۔ اور اگر آپ اس سات کے عدد کو یقینی اور ابتدائی طور پر متحقق کرنا چاہتے ہیں تو یہ اس کے برعکس ہے اگرچہ ظاہر کے مطابق

(۱) الملا علی القاری، مرقاة المفاتیح، ۵۰۹: ۴

فوری طور پر یہی معنی سمجھ میں آتا ہے اور اللہ تعالیٰ پوشیدہ باتوں کا جاننے والا ہے۔ اور آپ ﷺ کا یہ فرمان ”اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔“ آپ ﷺ کے دوسرے فرمان: ”اسے آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔“ کے منافی نہیں ہے کیونکہ آپ ﷺ نے قطعی طور پر اس رات کے وقت کے بارے میں بیان نہیں فرمایا۔ پس صحابہ نے جس طرح سنا اور دیکھا اس طرح اس کا وقت متعین کر لیا۔ اور امام شافعی نے فرمایا: یہ میرے نزدیک ہے لیکن اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ اور وہ یہ کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے جس طرح کا سوال ہوتا تھا اسی طرح کا جواب عنایت فرماتے تھے۔ آپ ﷺ سے عرض کیا جاتا کہ ہم اس کو فلاں رات میں تلاش کرتے ہیں تو آپ ﷺ فرماتے: ٹھیک ہے، اسے فلاں رات میں تلاش کرو۔ پس اس بات پر اہل علم کی آراء مختلف ہو گئیں اور حافظ ابن حجر نے بھی ان کی اتباع کی اور وہی کچھ ذکر کیا جو امام شافعی نے ذکر کیا، لیکن اس میں یہ ہے کہ کوئی ایسی حدیث محفوظ نہیں ہے جو ان الفاظ کے ساتھ وارد ہوئی ہو۔ پس اس پر تمام الفاظ نبوت کو کیسے محمول کیا جاسکتا ہے! پھر تو زبشتی نے کہا کہ ستائیسویں رات کی طرف جانے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اور اس چیز کا بھی احتمال ہے کہ کسی گروہ کو اس رات کا صحیح وقت معلوم ہو لیکن انہیں اس کے بارے میں بتانے کی اجازت نہ ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اس کو عموم کے حکم میں رکھنے میں مبالغہ ہے تاکہ لوگ تکیہ کر کے نہ بیٹھ جائیں اور اس کی طلب میں محنت اور

مجاہدہ کریں۔ (یہی وجہ ہے کہ یہ رات) اس راز کے لئے رسول اللہ ﷺ کو دکھائی گئی اور پھر بھلا دی گئی۔“

۲۷. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ. ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فِي قُبَّةِ تَرْكِيَّةٍ عَلَى سُدَّتِهَا حَصِيرٌ. قَالَ: فَأَخَذَ الْحَصِيرَ بِيَدِهِ فَنَحَّاهَا فِي نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ. ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ فَكَلَّمَ النَّاسَ. فَدَنَوْا مِنْهُ. فَقَالَ: إِنِّي اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ. أَلْتَمَسُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ. ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ. ثُمَّ أُتِيتُ. فَقِيلَ لِي: إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ. فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ. فَأَعْتَكَفَ النَّاسُ مَعَهُ. قَالَ: وَإِنِّي أُرِيتُهَا لَيْلَةَ وَتَرٍ، وَإِنِّي أَسْجُدُ صَبِيحَتِهَا فِي طِينٍ وَمَاءٍ، فَأَصْبَحَ مِنْ لَيْلَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ، وَقَدْ قَامَ إِلَى الصُّبْحِ. فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ. فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ. فَأَبْصَرْتُ الطِّينَ وَالْمَاءَ. فَخَرَجَ حِينَ فَرَغَ مِنْ صَلَاةِ

۲۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل ليلة القدر

والحث على طلبها وبيان محلها وأرجى أوقات طلبها، ۸۲۵/۲،

الرقم: ۱۱۶۷، وابن خزيمة في الصحيح، ۳۲۱/۳، الرقم: ۲۱۷۱،

وابن حبان في الصحيح، ۴۴۰/۸، الرقم: ۳۶۸۴۔

الصُّبْحِ، وَجَبِينَهُ وَرَوْتُهُ أَنْفَهُ فِيهِمَا الطِّينُ وَالْمَاءُ. وَإِذَا هِيَ لَيْلَةٌ
إِحْدَى وَعِشْرِينَ مِنَ الْعَشْرِ الْآخِرِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

”حضرت ابو سعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے
رمضان المبارک کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا، پھر ایک ترکی خیمہ میں رمضان
المبارک کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا، جس کے دروازے پر چٹائی لٹکی ہوئی
تھی۔ آپ ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے وہ چٹائی ہٹائی اور خیمہ کے ایک کونے میں
کر دی، پھر خیمہ سے سر باہر نکالا اور لوگوں سے مخاطب ہوئے۔ لوگ آپ ﷺ کے
قریب ہو گئے، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: میں نے اس رات کی تلاش میں پہلے
عشرے میں اعتکاف کیا، پھر درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا، پھر میرے پاس کوئی
(فرشتہ) بھیجا گیا، تو مجھے کہا گیا کہ یہ آخری عشرہ میں ہے، تم میں سے جو شخص
اعتکاف بیٹھنا چاہے تو وہ اعتکاف کرے۔ لوگوں نے آپ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا،
آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے شبِ قدر طاق رات میں دکھائی گئی اور میں شبِ قدر کی صبح
کو پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا تھا۔ اکیسویں شب کو آپ ﷺ نے رات بھر قیام کیا، صبح
کے وقت بارش ہوئی اور مسجد سے پانی ٹپکا اور میں نے پانی اور مٹی دیکھی، جب آپ
ﷺ صبح کی نماز سے فارغ ہو کر نکلے تو آپ ﷺ کی مقدس پیشانی اور ناک مبارک کی
چوٹی دونوں میں مٹی اور پانی کے آثار تھے اور یہ آخری عشرہ کی اکیسویں رات تھی۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ابن حبان اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

۲۸. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أَنْسَيْتُهَا. وَأَرَانِي صَبَحَهَا أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ، قَالَ: فَمُطِرْنَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ. فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَنْصَرَفَ وَإِنَّ أَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّينِ عَلَى جَبْهَتِهِ وَأَنْفِهِ. قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے شب قدر دکھائی گئی، پھر بھلا دی گئی، پھر میں نے خواب دیکھا کہ میں شب قدر کی صبح کو پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ حضرت ابن انیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تیسویں شب بارش ہوئی اور حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ جب آپ ﷺ نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو آپ ﷺ کی مقدس پیشانی اور ناک مبارک پر پانی اور مٹی کے نشان تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ تیسویں شب کو شب قدر قرار دیتے تھے۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل ليلة القدر

والحث على طلبها وبيان محلها وأرجى أوقات طلبها، ۸۲۷/۲،

الرقم: ۱۱۶۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۹۵/۳، الرقم:

۲۹. عَنْ زُرَّارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي بِنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ: أَخْبِرْنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ، فَإِنَّ صَاحِبَنَا سَأَلَ [يَسْأَلُ] عَنْهَا؟ فَقَالَ: مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِيبُهَا، فَقَالَ: رَحِمَ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَاللَّهِ، لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ. زَادَ مُسَدَّدٌ: وَلَكِنْ كَرِهَ أَنْ يَتَكَلَّمُوا أَوْ أَحَبَّ أَنْ لَا يَتَكَلَّمُوا. ثُمَّ اتَّفَقَا: وَاللَّهِ، إِنَّهَا لَفِي رَمَضَانَ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ لَا يَسْتَشْنِي. قُلْتُ: يَا أَبَا الْمُنْذِرِ، أَنَّى عَلِمْتَ ذَلِكَ؟ قَالَ: بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. قُلْتُ لِزُرَّارٍ: مَا الْآيَةُ؟ قَالَ: تَصْبِحُ الشَّمْسُ صَبِيحَةً تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِثْلَ الطَّسْتِ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ حَتَّى تَرْتَفِعَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت زر بن حبیش نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے ابو منذر! مجھے شبِ قدر کے متعلق بتائیے کیونکہ جب ہمارے بزرگ (حضرت عبد اللہ

۲۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۳۰/۵، ۱۳۱، الرقم:
 ۲۱۲۳۵، ۲۱۲۳۸، وأبوداود في السنن، كتاب الصلاة، باب
 في ليلة القدر، ۵۱/۲، الرقم: ۱۳۷۸، وابن خزيمة في الصحيح،
 ۳۳۲/۳، الرقم: ۲۱۹۳، وعبد الرزاق في المصنف، ۲۵۲/۴،
 الرقم: ۷۰۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۳۱۶/۹، الرقم: ۹۵۸۳۔

بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: جو سارا سال قیام کرے گا وہ اسے پالے گا۔ حضرت اُبی بن کعب نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمن (حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) پر رحم فرمائے۔ بخدا! وہ بخوبی جانتے ہیں کہ شبِ قدر رمضان میں ہے۔ مسدد کی روایت میں یہ بھی ہے: ”لیکن انہوں نے (شبِ قدر کی نشان دہی اس لئے) ناپسند فرمائی کہ لوگ اسی پر اکتفاء نہ کر لیں۔“ حضرت زُر اور مسدد دونوں نے اس پر اتفاق کیا۔ خدا کی قسم! حالانکہ ان کے نزدیک وہ رمضان المبارک کی ستائیسویں رات ہی ہے اور اس میں کوئی استثناء نہیں۔ میں عرض گزار ہوا: اے ابو منذر! تم کس بناء پر یہ کہہ رہے ہو؟ انہوں نے کہا: اُس دلیل یا نشانی کی بناء پر جانتا ہوں جو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہے۔ (حضرت عاصم کہتے ہیں:) میں نے حضرت زُر سے کہا کہ وہ نشانی کیا ہے؟ فرمایا: اس رات کی صبح سورج تھالی کی مانند نکلتا ہے اور کچھ بلند ہونے تک اس میں شعاعیں نہیں ہوتیں۔“

اس حدیث کو امام احمد اور ابوداؤد نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۳۰. عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: سَأَلْتُ أَبِي بَنَ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ فَقُلْتُ: إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصَبِّ

۳۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل ليلة القدر

والحث على طلبها وبيان محلها وأرجى أوقات طلبها، ۸۲۸/۲،

الرقم: ۷۶۲۔

لَيْلَةُ الْقَدْرِ. فَقَالَ: رَحِمَهُ اللَّهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ. أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ، وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ، وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعَشْرِينَ. ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَشْنِي، أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعَشْرِينَ. فَقُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذَلِكَ، يَا أَبَا الْمُنْذِرِ؟ قَالَ: بِالْعَلَامَةِ، أَوْ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ، لَا شُعَاعَ لَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت زر بن حبیش ؓ (جو اکابر تابعین میں سے تھے) بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابی بن کعب ؓ سے کہا: آپ کے بھائی عبد اللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں: جو شخص سال بھر قیام کرے گا وہ لیلۃ القدر کو پالے گا۔ حضرت ابی بن کعب ؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابن مسعود ؓ پر رحم فرمائے، ان کا ارادہ یہ تھا کہ کہیں لوگ ایک رات پر ہی تکیہ نہ کر لیں، ورنہ وہ خوب جانتے تھے کہ لیلۃ القدر رمضان المبارک میں ہے اور رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ہے اور اغلباً طور پر وہ رمضان المبارک کی ستائیسویں شب ہے۔ پھر انہوں نے بغیر استثناء کے قسم کھا کر کہا: لیلۃ القدر رمضان کی ستائیسویں شب ہی ہے۔ میں نے کہا: اے ابو المنذر! تم یہ بات اتنے یقین سے کیسے کہہ رہے ہو؟ انہوں نے کہا: اُس دلیل یا اس نشانی کی بنا پر جو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتائی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس رات کے بعد جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس میں شعاعیں نہیں ہوتیں۔“

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۳۱. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: التَّمَسُّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى، فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى، فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ شب قدر باقی بچنے والی راتوں میں سے نویں رات میں ہے یا ساتویں رات میں یا پانچویں رات میں۔“
اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۳۲. عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: ذُكِرَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ عِنْدَ أَبِي بَكْرَةَ، فَقَالَ: مَا أَنَا مُلْتَمِسُهَا لِشَيْءٍ

۳۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب

التماس ليلة القدر في السبع الأواخر، ۷۱۱/۲، الرقم: ۱۹۱۷۔

۳۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴۰/۵، الرقم: ۲۰۴۳۳،

والترمذي في السنن، باب ما جاء في ليلة القدر، ۱۶۰/۳، الرقم:

۷۹۴، والنسائي في السنن الكبرى، كتاب الاعتكاف، باب

التماس ليلة القدر لآخر ليلة، ۲۷۳/۲، الرقم: ۳۴۰۴۔

سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، إِلَّا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ، فَإِنِّي سَمِعْتُهُ ﷺ يَقُولُ: التَّمَسُّوْهَا فِي تِسْعٍ يَبْقَيْنَ، أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ، أَوْ فِي خَمْسٍ يَبْقَيْنَ، أَوْ فِي ثَلَاثٍ أَوْ آخِرِ لَيْلَةٍ.

قَالَ: وَكَانَ أَبُو بَكْرَةَ يُصَلِّي فِي الْعَشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ، كَصَلَاتِهِ فِي سَائِرِ السَّنَةِ، فَإِذَا دَخَلَ الْعَشْرَ اجْتَهَدَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لِلتِّرْمِذِيِّ: وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عیینہ بن عبد الرحمن ؓ سے روایت ہے کہ انہیں اُن کے والد گرامی (حضرت عبد الرحمن بن جوشن ؓ) نے بیان کیا: حضرت ابوبکرہ ؓ کے پاس لیلۃ القدر کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں اسے رمضان کے آخری عشرہ کے سوا کہیں تلاش نہیں کرتا کیونکہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے۔ (آپ ﷺ نے فرمایا:) آگاہ رہو! شبِ قدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہے۔ نیز میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: لیلۃ القدر کو تلاش کرو، جب (رمضان کی) نو یا سات یا پانچ یا آخری تین راتیں باقی رہ جائیں۔“

”عبد الرحمن کہتے ہیں: ابوبکرہ ؓ رمضان کے پہلے بیس دنوں میں عام دنوں کی طرح نماز پڑھتے، جب آخری دس دن شروع ہوتے تو عبادت میں خوب مجاہدہ

فرماتے۔“

اسے امام احمد بن حنبل، ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: اَطْلُبُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فِي تِسْعٍ يَبْقَيْنَ، وَسَبْعٍ يَبْقَيْنَ وَخَمْسٍ يَبْقَيْنَ وَثَلَاثٍ يَبْقَيْنَ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شبِ قدر کو رمضان المبارک کے آخری دس راتوں میں تلاش کیا کرو، جب نو راتیں باقی رہ جائیں، جب سات راتیں باقی رہ جائیں، جب پانچ راتیں باقی رہ جائیں اور جب تین راتیں باقی رہ جائیں۔“

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۳۴. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فِي رَمَضَانَ، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ

۳۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۷۱/۳، الرقم: ۱۱۶۹۷۔

۳۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۱۸/۵، ۳۲۱، ۳۲۴،

الرقم: ۲۲۷۶۵، ۲۲۷۹۳، ۲۲۸۱۵، والطبراني في المعجم

الْأَوَاخِرِ فَإِنَّهَا فِي وَتَرٍ، فِي إِحْدَى وَعِشْرِينَ، أَوْ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ،
أَوْ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ، أَوْ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ، أَوْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ، أَوْ فِي
آخِرِ لَيْلَةٍ. فَمَنْ قَامَهَا ابْتِغَاءَهَا إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، ثُمَّ وَفَّقَتْ لَهُ، غُفِرَ
لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول
اللہ! ہمیں شبِ قدر کے بارے میں آگاہ فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (رات) ماہِ
رمضان کے آخری عشرہ میں اکیسویں، تیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، اثنیسویں یا
رمضان کی آخری رات ہوتی ہے۔ جو بندہ اس میں ایمان و ثواب کے ارادہ سے قیام
کرے گا اور اسے اس کی توفیق عطا کی گئی، اس کے اگلے پچھلے (تمام) گناہ بخش دیے
جاتے ہیں۔“ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۵. عَنْ عَائِشَةَ ؓ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي
الْعَشْرِ الْوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، وَيَقُولُ: تَحَرُّوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ

الأوسط، ۷۱/۲، الرقم: ۱۲۸۴، وذكره المنذري في الترغيب
والترهيب، ۶۵/۲، الرقم: ۱۵۰۷، والهيثمی في مجمع الزوائد،
۱۷۵/۳-۱۷۶۔

۳۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب التماس

الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَفِي الْبَابِ: عَنْ عُمَرَ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَابْنِ عُمَرَ، وَالْفَلْتَانِ بْنِ عَاصِمٍ، وَأَنْسٍ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، وَأَبِي بَكْرَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَبِلَالٍ، وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ۞.

وَقَوْلُهَا: يُجَاوِرُ: يَعْنِي يَعْتَكِفُ، وَأَكْثَرُ الرِّوَايَاتِ عَنِ النَّبِيِّ ۞ أَنَّهُ قَالَ: التَّمَسُّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ فِي كُلِّ وَتَرٍ. وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ ۞ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، أَنَّهَا لَيْلَةٌ إِحْدَى وَعِشْرِينَ، وَلَيْلَةٌ ثَلَاثٌ وَعِشْرِينَ، وَخَمْسٌ وَعِشْرِينَ، وَسَبْعٌ وَعِشْرِينَ، وَتِسْعٌ وَعِشْرِينَ وَآخِرُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ، قَالَ الشَّافِعِيُّ: كَانَ هَذَا عِنْدِي، وَاللَّهُ أَعْلَمُ، أَنَّ النَّبِيَّ ۞ كَانَ يُجِيبُ عَلَى نَحْوِ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ، يُقَالُ لَهُ: نَلْتَمِسُهَا فِي لَيْلَةٍ كَذَا، فَيَقُولُ: التَّمَسُّوْهَا فِي لَيْلَةٍ كَذَا. قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَأَقْوَى الرِّوَايَاتِ عِنْدِي فِيهَا، لَيْلَةٌ إِحْدَى وَعِشْرِينَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ، أَنَّهُ كَانَ يَحْلِفُ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ، وَيَقُولُ: أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ۞ بِعَلَامَتِهَا، فَعَدَدْنَا وَحَفِظْنَا.

ليلة القدر في السبع الأواخر، ٧١٠/٢، الرقم: ١٩١٦، والترمذي

في السنن، باب ما جاء في ليلة القدر، ١٥٩/٣، الرقم: ٧٩٢-

وَرُوِيَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، أَنَّهُ قَالَ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ تَنْتَقِلُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ. حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ: بِهَذَا.

”حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے، حضور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کرتے اور ارشاد فرماتے: رمضان کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عمر، ابی بن کعب، جابر بن سمرہ، جابر بن عبد اللہ، ابن عمر، فلتان بن عاصم، انس، ابوسعید، عبد اللہ بن انیس، ابوبکرہ، ابن عباس، بلال اور عبادہ بن صامت ؓ سے بھی روایات مذکور ہیں۔

سیدہ عائشہ ؓ کی روایت کے الفاظ يُجَاوِرُ کا مطلب ہے کہ آپ ﷺ اعتکاف بیٹھتے۔ اکثر روایات میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے (یعنی لیلۃ القدر کو) رمضان شریف کے آخری دس دنوں کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ لیلۃ القدر کے بارے میں آپ ﷺ سے مروی ہے کہ وہ اکیسویں، تیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، اثنیسویں یا آخری رات ہے۔

امام ترمذی نے کہا کہ امام شافعی فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہی ہے، اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ سوال کے مطابق جواب دیتے تھے، عرض کیا

جاتا: ہم اسے فلاں رات میں تلاش کریں؟ تو آپ ﷺ فرماتے: فلاں رات میں تلاش کرو۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں: میرے نزدیک اکیسویں رات کی روایت زیادہ قوی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قسم کھا کر فرماتے کہ وہ ستائیسویں رات ہے۔ فرماتے: حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس کی نشانی بتائی، ہم نے اسے شمار کیا اور یاد رکھا۔ ابو قلابہ فرماتے ہیں: لیلۃ القدر آخری دس راتوں میں پھرتی رہتی ہے۔ عبد بن حمید نے عبدالرزاق، معمر اور ایوب کے واسطہ سے ابو قلابہ سے اس طرح بیان کیا ہے۔

۳۶. عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، قَالَ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيْمِيُّ.

”حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شبِ قدر ستائیسویں رات ہے۔“

۳۶: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب من قال سبع وعشرين، ۵۳/۲، الرقم: ۱۳۸۶، والطبراني في المعجم الكبير، ۳۴۹/۱۹، الرقم: ۸۱۴، وابن حبان في الصحيح، ۴۳۶/۸، الرقم: ۳۶۸۰، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۹۳/۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۱۲/۴، الرقم: ۸۳۳۸۔

اسے امام ابوداؤد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۷. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَانَ مُتَحَرِّبَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ. وَقَالَ: تَحَرَّوْهَا لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ يَعْنِي: لَيْلَةَ الْقَدْرِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّحَاوِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص لیلۃ القدر کو تلاش کرنا چاہے، وہ ستائیسویں شب میں تلاش کرے۔ اور کہا: تم شب قدر کو ستائیسویں شب میں تلاش کرو۔“

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور طحاوی نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۳۸. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنِّي شَيْخٌ كَبِيرٌ عَلِيلٌ يَشُقُّ عَلَيَّ الْقِيَامُ، فَأَمْرُنِي بِلَيْلَةٍ لَعَلَّ اللَّهَ

۳۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۷، الرقم: ۴۸۰۸،

والطحاوي في شرح معاني الآثار، كتاب الطلاق، باب الرجل

يقول لإمرأته أنت طالق ليلة القدر متى يقع الطلاق، ۳/۹۱،

وابن عبد البر في التمهيد، ۱۷/۸۵-۸۶۔

۳۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۲۴۰، الرقم: ۲۱۴۹،

والطبراني في المعجم الكبير، ۱۱/۳۱۱، الرقم: ۱۱۸۳۶،

والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/۳۳۲، الرقم: ۳۶۸۸۔

يُوقِّفُنِي فِيهَا، لَلَّيْلَةِ الْقَدْرِ، قَالَ: عَلَيْكَ بِالسَّابِعَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَطَبْرَانِيُّ.

”حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے: ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا، اس نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں بہت بوڑھا بیمار شخص ہوں، رات کو قیام کرنا مجھ پر گراں گزرتا ہے، مجھے کسی ایک رات کے بارے میں حکم دیجئے، شاید اللہ تعالیٰ مجھے اس میں شب قدر عطا فرمادے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ستائیسویں شب کو ضرور قیام کرو۔“

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۹. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ حَتَّى يَنْقُضِيَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَدْ أَصَابَ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِحَظٍّ وَافِرٍ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے سارا رمضان مغرب اور عشاء جماعت کے ساتھ پڑھی اس نے شب قدر کا وافر حصہ پالیا۔“ اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۴۰. عَنْ عَائِشَةَ ۞ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا؟ قَالَ: قُولِي: اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لِلتِّرْمِذِيِّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عائشہ ۞ سے روایت ہے، فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! فرمائیے: اگر مجھے شبِ قدر معلوم ہو جائے تو میں اس میں کیا دعا مانگوں۔ آپ ۞ نے فرمایا کہو: اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي (یا اللہ! تو بہت سخی اور معاف کرنے والا ہے، عفو و درگزر کو پسند کرتا ہے۔ پس مجھے معاف فرما دے)۔“

۴۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۷۱/۶، الرقم: ۲۵۴۲۳،
والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب منه، ۵۳۴/۵،
الرقم: ۳۵۱۳، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب الدعاء
بالعفو والعافية، ۱۲۶۵/۲، الرقم: ۳۸۵۰، والحاكم في
المستدرک، ۷۱۲/۱، الرقم: ۱۹۴۲، وابن راهويه في المسند،
۷۴۸/۳، الرقم: ۱۳۶۱، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳۳۹/۳،
الرقم: ۳۷۰۱۔

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۱. عَنْ عَائِشَةَ ۞ قَالَتْ: لَوْ عَلِمْتُ أَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَكَانَ دُعَائِي فِيهَا أَنْ أَسْأَلَ اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

”حضرت عائشہ ۞ سے مروی ہے، وہ فرماتی ہیں: اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ شبِ قدر کون سی ہے تو اس رات میری دعا یہ ہوگی کہ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور عافیت مانگوں۔“ اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

۴۱: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم واليلة، باب

ما يقول إذا واقف ليلة القدر، ۶/۲۱۹، الرقم: ۱۰۷۱۴۔

مصادر التّخریج

۱. القرآن الحکیم۔
۲. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴-۲۴۱ھ/۷۸۰-۸۵۵ء)۔
المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔
۳. آزدی، ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ الجامع الصحیح مسند الإمام الربیع بن حبیب۔ بیروت، لبنان، دارالحکمة، ۱۴۱۵ھ۔
۴. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/۸۱۰-۸۷۰ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔
۵. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰-۲۹۲ھ/۸۲۵-۹۰۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔
۶. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔
۷. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ السنن الكبرى۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار
الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۸. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی
(۲۱۰-۲۷۹ھ/۸۲۵-۸۹۲ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب
الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۹. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/۹۳۳-
۱۰۱۴ء)۔ المستدرک علی الصحیحین - مکہ، سعودی عرب: دار
الباز للنشر والتوزیع۔

۱۰. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۴ھ/
۸۸۴-۹۶۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ،
۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۱۱. حمیدی، ابو بکر عبد اللہ بن زبیر (۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔ المسند۔ بیروت،
لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المثنیٰ۔

۱۲. ابن خزمیہ، ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳-۳۱۱ھ/۸۳۸-۹۲۴ء)۔
الصحیح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

۱۳. دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان
(۳۰۶-۳۸۵ھ/۹۱۸-۹۹۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ،
۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء۔

۱۴. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن (۱۸۱-۲۵۵ھ/۷۹۷-۸۶۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔
۱۵. ابو داود، سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲-۲۷۵ھ/۸۱۷-۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔
۱۶. ویلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الہمدانی (۴۴۵-۵۰۹ھ/۱۰۵۳-۱۱۱۵ء)۔ مسند الفردوس۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔
۱۷. ابن راہویہ، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبد اللہ (۱۶۱-۲۳۷ھ/۷۷۸-۸۵۱ء)۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔
۱۸. سندی، نور الدین بن عبد الہادی، ابو الحسن (۱۱۳۸ھ)۔ حاشیۃ علی سنن النسائي۔ حلب، شام: مکتبۃ المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔
۱۹. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ/۷۷۶-۸۴۹ء)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔
۲۰. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم الكبير۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ ابن تیمیہ۔

٢١. طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/
٨٧٣-٩٧١ء)۔ المعجم الكبير۔ موصل، عراق: مطبعة الزهراء الحديثة۔
٢٢. طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/
٨٧٣-٩٧٠ء)۔ المعجم الأوسط۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ١٤١٥ھ۔
٢٣. طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/
٨٧٣-٩٧٠ء)۔ المعجم الصغير۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی،
١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔
٢٤. طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/
٨٧٣-٩٧٠ء)۔ مسند الشامیین۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة،
١٤٠٥ھ/١٩٨٤ء۔
٢٥. طحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ
(٢٢٩-٣٢١ھ/٨٥٣-٩٣٣ء)۔ شرح معانی الآثار۔ بیروت، لبنان:
دار الکتب العلمیہ، ١٣٩٩ھ۔
٢٦. طیالسی، ابو داود سلیمان بن داود جارود (١٣٣-٢٠٤ھ/٧٥١-٨١٩ء)۔
المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔
٢٧. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ النمری، (٣٦٨-٤٦٣ھ/
٩٧٩-١٠٧١ء)۔ التمهيد لما في الموطا من المعاني والأسانيد
مغرب (مراکش): وزارت عموم الأوقاف، ١٣٨٧ھ۔

۲۸. عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶-۲۱۱ھ/ ۷۴۴-۸۲۶ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔
۲۹. عبد بن حمید، ابو محمد بن نصر الکسی (۲۴۹ھ/ ۸۶۳ء)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنۃ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔
۳۰. عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔
۳۱. ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰-۳۱۶ھ/ ۸۴۵-۹۲۸ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔
۳۲. عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲-۸۵۵ھ/ ۱۳۶۱-۱۴۵۱ء)۔ عمدۃ القاری شرح علی صحیح البخاری۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔
۳۳. قضاعی، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (۴۵۴ھ)۔ مسند الشہاب۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ۔
۳۴. کنانی، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (۷۶۲-۸۴۰ھ)۔ مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجہ۔ بیروت، لبنان، دار العربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔
۳۵. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹-۲۷۳ھ/ ۸۲۴-۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

٣٦. مالک، ابن انس بن مالک رحمہ اللہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (٩٣-١٧٩ھ/٧١٢-٧٩٥ء)۔ الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٠٦ھ/١٩٨٥ء۔
٣٧. مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (٢٠٦-٢٦١ھ/٨٢١-٨٧٥ء)۔ الصحيح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔
٣٨. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (٥٤١-٦٠٠ھ)۔ الأحادیث المختارہ۔ مکہ المکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النهضة الحدیثیہ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔
٣٩. ملا علی قاری، نور الدین علی بن سلطان محمد ہروی حنفی (م ١٠١٤ھ/١٦٠٦ء)۔ مرقاة المفاتیح۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢٢ھ/٢٠٠١ء۔
٤٠. منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (٥٨١-٦٥٦ھ/١١٨٥-١٢٥٨ء)۔ الترغیب والترہیب۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ۔
٤١. نسائی، ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب (٢١٥-٣٠٣ھ/٨٣٠-٩١٥ء)۔ السنن۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔
٤٢. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمن (٢١٥-٣٠٣ھ/٨٣٠-٩١٥ء)۔ السنن الکبریٰ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔
٤٣. نظام الدین، شیخ (م ١١٦١ھ)۔ فتاویٰ ہندیہ المعروف فتاویٰ

- عالمپیر - بیروت، لبنان، دار احیاء، ۱۴۲۳ھ۔
۴۴. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصہبانی (۳۳۶-۴۳۰ھ/۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ مسند الامام أبي حنيفة ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الکواثر، ۱۴۱۵ھ۔
۴۵. ابن ہمام، کمال الدین بن محمد بن عبد الواحد (م ۶۸۱ھ)۔ فتح القدیر۔ کوئٹہ، پاکستان: مکتبہ رشیدیہ۔
۴۶. بیہقی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔
۴۷. ابو یعلیٰ، احمد بن علی بن شنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/۸۲۵-۹۱۹ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔